بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔ راشد سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 09/ دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے کچھ اقتباسات حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں پیش کیے تھے اس بارے میں آپؑ کے مزید کچھ ارشادات پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اس کارواں کے امیر تھے جس نے اللہ کی خاطر بلند چوٹیاں سَر کیں اور انہوں نے متمدن اور بادیہ نشینوں کو حق کی دعوت دی یہاں تک کہ اُن کی یہ دعوت دُور دراز تک پھیل گئی اور ان دونوں کی خلافت میں بکثرت ثمراتِ اسلام ودیعت کیے گئے اور کئی طرح کی کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ کامل خوشبو سے معطر کی گئی اور اسلام، حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانے میں مختلف اقسام کے فتنوں کی آگ سے اَلم رسیدہ تھا اور قریب تھا کہ کھلی کھلی غارت گریاں اُس کی جماعت پر حملہ آور ہوں اور اُس کے لُوٹ لینے پر فتح کے نعرے لگائیں۔ پس عین اُس وقت حضرت ابو بکرؓ کے صدق کی وجہ سے ربّ جلیل اسلام کی مدد کو آپہنچا اور گہرے کنویں سے اُس کا مطاعِ عزیز نکالا۔ چنانچہ اسلام بدحالی کے انتہائی مقام سے بہتر حالت کی طرف لوٹ آیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے اوصاف حمیدہ آفتاب کی طرح درخشندہ ہیں اور جس نے انکار کیا اُس نے جھوٹ بولا اور ہلاکت اور شیطان سے جاملا۔ جن لوگوں پر حضرت ابو بکرؓ کا مقام و مرتبہ مشتبہ رہا ایسے لوگ عمداً خطاکار ہیں اور انہوں نے کثیر پانی کو قلیل جانا اور ایسے شخص کی تحقیر کی جو اوّل درجہ کا مکرم و محترم تھا۔ حضرت ابو بکرؓ سے مومنوں کے لیے ہمیشہ فلاح و بہبود ہی ظاہر ہوئی۔ وہ شخص جس نے دنیا سے صرف اسی قدر حصہ لیا جتنا اُس کی ضرورتوں کے لیے کافی تھا پھر کیسے خیال کیا جاسکتا ہے کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر ظلم رَوا رکھا ہو گا۔ اللہ صدیق اکبرؓ پر

رحمتیں نازل فرمائے کہ آپؓ نے اسلام کو زندہ کیا اور زندیقوں کو قتل کیا اور قیامت تک کے لیے اپنی نیکیوں کا فیضان جاری کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ صدیق اکبرؓ پر رحمتیں نازل فرمائے کہ آپؓ نے اسلام کو زندہ کیا اور زندیقوں کو قتل کیا اور قیامت تک کے لئے اپنی نیکیوں کا فیضان جاری کر دیا۔ آپؓ بہت گریہ کرنے والے اور متبتل الی اللہ تھے اور تضرع دعا اور اللہ کے حضور گرے رہنا۔ اس کے در پر گریہ وعاجزی سے جھکے رہنا اور اس کے آستانے کو مضبوطی سے تھامے رکھنا آپؓ کی عادت میں سے تھا۔ آپ بحالت سجدہ دعا میں پورا زور لگاتے اور تلاوت کے وقت روتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ بلاشبہ اسلام اور مُرسلین کے فخر ہیں۔ آپؓ کا جوہر فطرت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوہر فطرت کے قریب تر تھا۔ آپؓ نبوت کی خوشبوؤں کو قبول کرنے کے لیے مستعد لوگوں میں سے اوّل تھے۔ آپؓ اُن لوگوں میں سے پہلے تھے جنہوں نے میل سے اَٹی چادروں کو پاک اور صاف پوشاکوں سے تبدیل کر دیا اور انبیاء کے اکثر خصائل میں انبیاء کے مشابہ تھے۔ ہم قرآن کریم میں آپؓ کے ذکر کے سِوا کسی اور صحابی کا ذکر بجز ظن وگمان کرنے والوں کے ظن کے قطعی اور یقینی طور پر موجود نہیں پاتے اور ظن وہ چیز ہے جو حق کے مقابلہ پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور نہ ہی وہ حق کے متلاشیوں کو سیر اب کر سکتا ہے اور جس نے آپؓ سے دشمنی کی تو ایسے شخص اور حق کے درمیان ایک ایسا بند دروازہ حائل ہے جو صدیقوں کے سردار کی طرف رجوع کیے بغیر نہ کھلے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کی رُوح میں صدق وصفا، ثابت قدمی اور تقویٰ شعاری داخل تھی خواہ سارا جہان مرتد ہو جائے آپؓ اُن کی پرواہ نہ کرتے اور نہ پیچھے ہٹتے بلکہ ہر آن اپنا قدم آگے ہی بڑھاتے گئے اور اسی وجہ سے اللہ نے نبیوں کے فوراً بعد صدیقوں کے ذکر کو رکھا اور فرمایا فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ۔ اور اس آیت میں صدیق اکبرؓ اور آپؓ کی دوسروں پر فضیلت کے اشارے ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے صحابہ میں سے آپؓ کے سِوا کسی صحابی کا نام صدیق نہیں رکھا تا کہ وہ آپؓ کے مقام اور عظمتِ شان کو ظاہر کرے۔ اس آیت میں سالکوں کے لیے کمال کے مراتب اور اُن کی اہلیت رکھنے والوں کی جانب بہت بڑا اشارہ ہے۔ اور جب ہم نے اس آیت پر غور کیا تو یہ منکشف ہوا کہ یہ آیت ابو بکر صدیقؓ کے کمالات پر سب سے بڑی گواہ ہے اور اس میں گہرا راز ہے جو ہر اُس شخص پر منکشف ہوتا ہے جو تحقیق پر مائل ہوتا ہے۔ پس ابو بکرؓ وہ ہیں جنہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے صدیق کا لقب عطا کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ابن خلدون کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف بڑھ گئی اور آپؐ پر غشی طاری ہوگئی اور نماز کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہہ دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کرنے کے بعد فرمایا کہ ابو بکرؓ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے سب دروازے بند کردو کیونکہ میں تمام صحابہ میں احسان میں کسی کو بھی ابو بکرؓ سے زیادہ افضل نہیں جانتا۔ پھر ابن خلدون کہتے ہیں کہ اللہ کے لطیف احسانات میں سے جو اُس نے آپؓ پر فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال قرب کی جو خصوصیت آپؓ کو حاصل تھی وہ یہ تھی کہ آپؓ اُسی چارپائی پر اُٹھائے گئے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُٹھایا گیا تھا اور آپؓ کی قبر کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرح ہموار بنایا گیا اور صحابہ نے آپؓ کی لحد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد کے بالکل قریب بنایا۔ آپؓ نے جو آخری کلمہ ادا فرمایا وہ یہ تھا کہ اے اللہ! مجھے مسلم ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین میں شامل فرما۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ابو بکرؓ ایک نادرِ روزگار باخدا انسان تھے جنہوں نے اندھیروں کے بعد اسلام کے چہرے کو تابانی بخشی۔ جس نے اسلام کو ترک کیا اُس سے آپؓ نے مقابلہ کیا۔ جس نے حق سے انکار کیا آپؓ نے اُس سے جنگ کی اور جو اسلام کے گھر میں داخل ہو گیا تو اُس سے نرمی اور شفقت کا سلوک کیا۔ آپؓ نے اشاعت اسلام کے لیے سختیاں برداشت کیں۔ آپؓ ہر مدمقابل سے نبرد آزما ہونے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آپؓ نے ہر اُس شخص کو جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر تمام تعلقات کو پرے پھینک دیا۔ آپؓ کی تمام خوشیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تھیں۔ میں نے صدیق اکبرؓ کو واقعی صدیق پایا اور تحقیق کی رو سے یہ امر مجھ پر منکشف ہوا جب میں نے آپؓ کو تمام اماموں کا امام اور دین اور امت کا چراغ پایا تب میں نے آپؓ کی رکاب کو مضبوطی سے تھام لیا اور آپؓ کی امان میں پناہ لی اور صالحین سے محبت کر کے اپنے رب کی رحمت حاصل کرنی چاہی۔ پس اس خدائے رحیم نے مجھ پر رحم فرمایا، پناہ دی، میری تائید فرمائی اور میری تربیت کی اور مجھے معزز لوگوں میں سے بنایا اور اپنی رحمت خاص سے اس نے مجھے اس صدی کا مجدد اور مسیح موعود بنایا اور مجھے ملہمین میں سے بنایا۔ مجھ سے غم کو دور کیا اور مجھے وہ کچھ عطا کیا جو دنیا جہان میں کسی اور کو عطا نہیں کیا اور یہ سب اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امی اور ان مقربین کی محبت کے طفیل حاصل ہوا ہے۔ اے اللہ تو اپنے افضل الرسل اور اپنے خاتم الانبیاء اور دنیا کے تمام انسانوں سے بہتر وجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیج۔ بخدا حضرت ابو بکرؓ حرمین میں

بھی اور دونوں قبروں میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں۔ اس سے میری مُراد ایک تو غار کی قبر ہے اور دوسری وہ قبر ہے جو مدینہ میں خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زمانے پر غور کرو کہ جب دشمن قریش ہر طرف سے شرارت پر تُلے ہوئے تھے اور انہوں نے آپؐ کے قتل کا منصوبہ کیا وہ زمانہ بڑا ابتلا کا تھا۔ اُس وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جو حقِ رفاقت ادا کیا اُس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ یہ طاقت بجز صدق اور ایمان کے ہرگز نہیں آسکتی۔ آج جس قدر تم لوگ بیٹھے ہوئے ہو اپنی اپنی جگہ سوچو کہ اگر اس قسم کا کوئی ابتلا ہم پر آجائے تو کتنے ہیں جو ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بات سُن کر بعض لوگوں کے ہاتھ پاؤں سُن ہو جائیں گے اُن کو فوراً اپنی جائیدادوں اور رشتہ داروں کا خیال آجائے گا کہ ان کو چھوڑنا پڑے گا۔ مشکلات کے وقت ہی ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ اس لیے جب تک انسان عملی طور پر ایمان کو اپنے اندر داخل نہ کرے محض قول سے کچھ نہیں بنتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کے اخلاق پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا اثر پڑا ہوا تھا اور آپؓ کا دل نورِ یقین سے بھرا ہوا تھا اس لیے وہ شجاعت اور استقلال دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اُن کی زندگی اسلام کی زندگی تھی۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ حضرت ابو بکرؓ اسلام کے لیے آدمِ ثانی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکرؓ کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا۔ ابو بکر صدیقؓ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے اسلام کو دوبارہ قائم کیا۔ آپؓ صفاتِ نبوت کے تمام انسانوں سے زیادہ حقدار تھے اور خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بننے کے لیے اولیٰ تھے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ یہ تھے حضرت ابو بکر صدیقؓ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے آپ کو فنا کر دیا تھا۔ بدری صحابہ کے ذکر میں یہ آخری ذکر تھا جو اب ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو معیار انہوں نے قائم کیے ہم بھی اُن معیاروں کو قائم کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔